۳۔ فہرس مخطوطات الطب الاسلامی باللغات العربیہ والترکیہ والفارسیہ فی مکتبات ترکیا ۲۹۔

۴۔ بروکلمان ۱/ ۲۳۸

۵۔ مختصر تاریخ الطب الاسلامی ۱/ ۶۴۱

۶۔ فاطمیوں میں معدنام کے دو حکراں ہوئے ہیں۔ جنھوں نے تونس پر حکومت کی تھی اول ابوتمیم معد المعزلدین اللہ (۹۵۲-۹۷۵) دوم ابوتمیم معد المستنصر باللہ (۱۰۳۵-۱۰۹۴ء) قرین قیاس یہ ہے کہ ابوتمیم معد المعزلدین اللہ کے عہد میں ابن الجزار حیات تھا (وسیم احمد اعظمی)

۷۔ عیون الانبار فی طبقات الاطبار ۴۸۱،

۸۔ یہ اسماعیلی فقہار میں سے تھا اور مصر کے فاطمی خلفار کے اولین انصار میں شمار کیا جاتا تھا۔ اس نے تاریخ۔ فلسفہ اور فقہ کا درس بھی دیا تھا، مصر میں ۹۷۰ء میں فوت ہوا۔ (حاشیہ عیون الانبار فی طبقات الاطبار ۴۸۱)

۹۔ عیون الانبار فی طبقات الاطبار ۴۸۱،

۱۰۔ ایضاً، ۴۸۱۔

۱۱۔ ایضاً، ڈاکٹر کمال سامرائی کے بقول عبیداللہ الفاطمی سے اس کی راہ ورسم تھی، وہ اس سے خصوصی تعلق رکھتا تھا اور اس کی صحتی تدابیر کی فکر میں رہتا تھا۔ (ملاحظہ کریں مختصر تاریخ الطب العربی یہ ممکن ہے کہ عبیداللہ الفاطمی کی کنیت ابوطالب ہو۔ اس طرح ابن ابی اصیبعہ اور کمال سامرائی کے اقوال میں کوئی تعارض باقی نہیں رہا۔ (وسیم احمد اعظمی)

۱۲۔ ملاحظہ کریں عیون الانبار فی طبقات الاطبار ۴۸۰۔ واضح رہے کہ بعد کے تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ وہ موسم گرما میں اپنی معالجاتی طبی سرگرمیوں سے دستبردار ہو کر ساحلی علاقوں میں چلا جاتا اور سیر و تفریح کرتا، مچھلیوں کا شکار کرتا" (کمال سامرائی) حکیم سید محمد حسان نگرامی اپنی کتاب میں موسم گرما کے علاوہ دوسرے موسموں میں بھی دریا کنارے جانے کی بات کرتے ہیں لکھتے ہیں "مختلف موسموں میں وہ دریا کے کنارے چلا جاتا اور وہاں تصنیف و تالیف اور مطب کا کام جاری رکھتا تھا۔" (تاریخ طب۔ ابتدا تا عہد حاضر ۲۴۹) اس بابت موصوف نے کوئی حوالہ نہیں دیا ہے۔ تصنیف و تالیف کی بات تو قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔

۱۳ براؤن کے یہ خطبات ۱۹۲۱ء میں اربین میڈیسن کے نام سے کتابی شکل میں لندن سے شائع ہوئے۔ اریبین میڈیسن کا اردو ترجمہ مع تنقیحات وتشریحات حکیم سید علی احمد نیر واسطی (متوفی ۱۹۸۵ء) نے ادارہ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ لاہور (پاکستان) سے ۱۹۵۴ء میں شائع کیا۔ اس سے پہلے یہ ترجمہ بالاقساط ماہنامہ الحکیم لاہور میں بھی شائع ہوا تھا۔

۱۴ اریبین میڈیسن

۱۵ عیون الانبار فی طبقات الاطبار ۴۸۰۔ عین ممکن ہے کہ ابن ابی اصیبعہ کے اس اخلاق کریمانہ والے تذکرے نے پروفیسر ای۔ جی۔ براؤن کو سوچنے پر مجبور کیا ہو کہ آخر ابن ابی اصیبعہ کو اس تذکرے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ پھر اس نے اپنی خاص ذہنی روش سے مجبور رہو کر واقعات کا تانے بانے سے "بحری قزاقی" کا قبیح عمل تلاش کر لیا۔

۱۶ عیون الانبار فی طبقات الاطبار ۴۸۱

۱۷ واضح رہے کہ ابن الجزار کے بارے میں بیشتر تذکرہ نگاروں نے تھوڑا بہت توالتزام کے ساتھ لکھا ہے۔ چنانچہ ابن ابی اصیبعہ نے عیون الانبار فی طبقات الاطبار ۴۸۱ – ۴۸۲ میں ابن جنجل نے طبقات الاطبار والحکمار ۸۸ – ۹۰ میں، ابن شاکر نے عیون التواریخ ۱۲۸/۱ میں، صفدی نے الوافی بالوفیات ۴/ ۱۱۰ – ۱۱۱ میں یاقوت حموی نے معجم البلدان ۲/ ۱۲۶ – ۱۳۷ میں، ابن العذاری نے البیان المغرب ۱/ ۳۳۱ میں، حاجی خلیفہ نے ۲۷، ۱۲۰، ۲۱۵، ۲۵۳، ۲۰۴، ۱۴۱۸ میں، عمر رضا کمار نے معجم المولفین ۱/ ۱۳۷ میں، خیرالدین الزرکلی نے ۳/۴ ۲۹ – ۲۹۵ میں، احسان اوغلی نے فہرس مخطوطات الطب الاسلامی باللغات العربیہ والترکیہ والفارسیہ فی مکتبات ترکیا ۲۹ – ۳۰ میں، مامیر ہوف التراث الاسلامی ۴۷۶ میں، الفجر (تیونس) ۱/ ۱۱۷ – ۱۲۰ میں، عبدالوہاب نے الورقات ۱/ ۳۰۶ – ۳۲۲ میں، محمد الحبیب الہلیلہ نے ابن الجزار کی کتاب "سیاستہ الصبیان و تدبیر ہم" کے مقدمہ میں، الفیصل شمارہ ۲۷، ۱۹۷۹ء میں، کمال سامرائی نے مختصر تاریخ الطب الاسلامی ۱/ ۱۴۱ – ۶۴۷ میں، حنین عمر حمادہ اور فاروق بن منصور نے العہد التراث الاسلامی سنہ ۱۹۸۳ء میں حکیم غلام جیلانی نے تاریخ الاطبار ۳۶ – ۳۸ میں، حکیم سید علی احمد نیر واسطی نے طب العرب تشریحات وتنقیدات ۳۶۳ – ۳۶۵ میں اور حکیم سید محمد حسان نگرامی نے تاریخ طب

(باقی صلا ۳۲ پر)

چہار گلشن : ایک تنقیدی جائزہ

از : محمد ریاض الدین خاں

اسلامی ہند کی اہم ترین تاریخی تصنیفات میں چہار گلشن یا اخبار النوادر کا مقام بھی کسی اور تاریخی کتاب سے کم نہیں ہے۔ یہ اپنی نوعیت کی واحد کتاب ہے جس میں تاریخی واقعات کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی معاشرت، میلے، ٹھیلے، رسم و رواج، آب و ہوا، مالگزاری کی آمدنی، زمین کی پیمائش ایسے موضوع بھی زیر بحث رہے ہیں۔ اس کی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عربی و فارسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر جناب شوکت علی خاں "قصرِ علم" کے صفحہ نمبر ۵ پر اس طرح رقم طراز ہیں۔

"فارسی تاریخوں میں خصوصاً اسلامی ہند کی تاریخ کا بڑا ذخیرہ ہے۔ اکبر نامہ جہانگیر نامہ، تزک جہانگیری، امیر نامہ، تیمور نامہ، تاریخ نادری اور اس کے ساتھ تاریخ تاج محل" چہار گلشن" خلاصۃ التواریخ، سیر المتاخرین، طبقات اکبر شاہی شاہ جہان نامہ، بادشاہ نامہ، ظفر نامہ تیموری، عالمگیر نامہ، مرأت، آفتاب نامہ واقعات عالمگیری اور عالم آرائی عباسی وغیرہ کے قلمی نسخے ہیں۔"

مندرجہ بالا سطور اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ وزیر غازی الدین خاں کے استصواب پر احمد شاہ ابدالی کے دہلی پر دوسرے حملے کے وقت فارسی زبان میں لکھی گئی ہندوستانی تاریخ موسوم "چہار گلشن" عربی و فارسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ٹونک کے غیر مطبوعہ تاریخی مخطوطات میں ایک اہم اور نادر مخطوطہ ہے۔ اس میں ہندوستان کی قدیم تاریخ سے عہدِ مغلیہ تک کے احوال ضبط تحریر ہیں۔ اس غیر مطبوعہ اہم فارسی مخطوطہ کے مصنف "رائے چترمن کایستھ" ہیں جنھوں نے ۱۱۷۳ھ میں اس کتاب کو تصنیف کیا تھا اور اس کے کچھ عرصہ بعد ان کی موت واقع ہو گئی۔ مصنف کی موت کے ۳۱ سال بعد ان کے پوتے رائے زادہ چندر بھان منشی کایستھ نے ۱۲۰۴ھ میں اس تاریخی دستاویز کو مرتب کر کے اس میں ایک مقدمہ شامل کیا۔ آنجہانی چترمن کایستھ کا یہ تاریخی مخطوطہ ان کی مسلسل اور سخت قلمی محنت کی دلیل ہے۔ یہ مخطوطہ ۱۸۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو قدیم ہندوستان سے

لیکر ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کے عہد تک کی معلومات اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے یہ مجموعۂ اوراق ایسے عظیم کرداروں اور ان کی کارکردگی اور کارناموں سے بھرا ہوا ہے جو ہندوستان کے تاریخی افق پر مختلف دور میں اختر سحر بن کر طلوع ہوئے اور اپنے پیچھے اپنی یادیں اور یادگاریں چھوڑ گئے ہیں۔ اس طرح کی تمام معلومات کو یکجا کر کے مصنف نے ایک ایسا عظیم کارنامہ انجام دیا ہے جس کے باعث تاریخی دنیا میں اس کا نام نامی تا قیامت روشن، دائم اور قائم رہے گا۔ تاریخ کے طالب علموں، محققین، دانشوروں، ذی علم، ذی شعور اور ذی شوق قارئین کے لئے اس کتاب میں مصنف نے دہلی اور دکن کے سلاطین اور دہلی کے مختلف صوبوں کو جانے والی مختلف شاہراہوں۔ نیز منازل کے علاوہ ہند کے فقراء کا ذکر اور اس دور کی تاریخی معلومات کو یکجا کر کے اثر انگیز پیرائے میں لکھا ہے۔ مصنف نے ہندوستان کے مختلف صوبوں کی آمدنی، زمین کی پیمائش وغیرہ اس کتاب میں درج کر کے اس مخطوطے کو دیگر تاریخی مخطوطوں سے منفرد، ممتاز اور اہم مقام عطا کر دیا ہے۔ یہاں یہ لکھنا بھی برمحل ہے کہ ان کے پوتے چندر بھان کایستھ نے اس کتاب کو مرتب کر کے ایک قابلِ قدر کارنامہ انجام دیا ہے کہ اس کے مطالعہ کے بعد مورخ اور محقق ہندوستان کی تاریخ کو ایک صحیح سمت دکھانے میں یقیناً گامزن ہو سکیں گے۔

اس چہار گلشن میں پانڈوں سے لیکر ۱۱۷۳ھ تک کی ہندوستان کی تاریخ درج ہے۔ متذکرہ کتاب میں چار گلشن ہیں گلشن اول در احوالِ بادشاہان ہندوستان ہے۔ اس میں ہندوستان کے فرماں رواؤں کے احوال کے ساتھ ساتھ وہاں کے صوبہ جات نیز فقراء قلعہ جات مشہور مقدس مقامات وغیرہ کے بارے میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ دوسرا گلشن بیانِ صوبہ جات جنوبستان سے متعلق ہے۔ اس میں دکن کے صوبے اور وہاں کے بادشاہوں کے حالات کے ساتھ ساتھ مقدس مقامات قلعہ جات، پیداوار، آب و ہوا، رسم و رواج، ندیاں، نالوں وغیرہ کا ذکر ہے۔ گلشنِ اول اور دوم میں ہندوستان اور جنوبستان کے صوبوں کی سرکاریں، وہاں کی سالانہ آمدنی، زمین کا رقبہ وغیرہ بھی سپردِ قلم کئے گئے ہیں۔ تیسرا گلشن در مسافات و منازل چہار سو شاہجہان آباد دہلی کے نام سے ہے اس میں بیجاپور، اورنگ آباد، برہان پور، اجین، بہرائچ، آگرہ، لاہور، اٹک، کابل، کشمیر، ملتان اجمیر، گجرات، احمد آباد، بھکر، الہ آباد، پٹنہ اور لکھنؤ وغیرہ تک کی منزلیں مرقوم ہیں۔ مصنف نے اپنے